رہنمائے تدریس وتحقیق

(شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے فارسی رسالہ ''فن دانشمندی'' کا اردو ترجمہ)

ترجمہ: مولانا مدثر جمال تونسوی
(فاضل جامعہ دارالعلوم، کراچی)

عصر حاضر میں مختلف علمی موضوعات پر تحقیقات اور تعلیمی اداروں میں تدریس وتعلیم کے اصول وضوابط ایک مستقل فن کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور ''اصول الدراسۃ والتحقیق'' کے نام سے اس موضوع پر عربی اور انگلش میں بہت کچھ جب کہ اردو میں بہت کم اس موضوع پر لکھا گیا ہے۔ تدریس وتحقیق میں ان اصول وضوابط کی رعایت رکھنا نہ صرف مفید ہے؛ بلکہ تعلیمی وتحقیقی معیار کو بہتر بنانے اور کوئی بھی عملی کام مستند، قابل اعتماد اور اقوام عالم سے منوانے کے لیے ان کی رعایت رکھنا ناگزیر ہے۔ اس فن نے مستقل حیثیت کب اختیار کی؟ اس بارے میں حتمی طور سے کچھ نہیں کہا جا سکتا؛ البتہ ہمارے برصغیر میں اس فن کو مستقل حیثیت سے مدون ومرتب کرنے کا اعزاز مسند الہند حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کو حاصل ہے۔ جس طرح شاہ صاحبؒ کو ''فن حکمت شرعیہ'' کے ضبط وتدوین کا شرف امتیاز حاصل ہے اور اس فن میں ''حجۃ اللہ البالغہ'' جیسی شاہکار کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ اسی طرح فن ''اصول الدراسۃ والتحقیق'' کو باقاعدہ مرتب کرنے کا اعزاز وشرف امتیاز بھی شاہ صاحب کو حاصل ہے۔

اس موضوع پر ''فن دانشمندی'' کے نام سے فارسی میں ایک مختصر مگر انتہائی مفید وجامع رسالہ تصنیف کیا ہے۔ یہ رسالہ پانچ صفحات پر مشتمل ہے اور ولی اللہی علوم وافکار کے نامور محقق حضرت صوفی عبدالحمید سواتی نوّر اللہ مرقدہ نے حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کی کتاب ''تکمیل الاذہان'' کے ساتھ آخر میں طبع کرایا ہے۔ اس طرح ہمارے علم کے مطابق اس ''فن'' کو سب سے پہلے حضرت شاہ صاحب نے مدون کیا؛ بلکہ خود حضرت شاہ کی ابتدائی عبارت جو آگے آرہی ہے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے یہ فن دیگر فنون کے ساتھ خلط ہو چکا تھا اور خود شاہ صاحب کے

دل میں یہ ارادہ ہوا کہ اسے باقاعدہ علیحدہ سے مدون کیا جائے۔ یہ مختصر رسالہ انتہائی مفید اور علم وحکمت کا خزینہ ہے۔

ذیل میں اپنے طالب علم بھائیوں کے لیے اس کا آسان اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔ اگرچہ بعض مقامات ترجمہ سے کما حقہ حل نہیں ہوئے؛ بلکہ ان کی توضیح وتشریح ضروری ہے مگر اہل علم اور ذی استعداد حضرات پھر بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ اس لیے فی الحال محض ترجمہ ہی پیش کیا جارہا ہے؛ کیونکہ یہ ضرب المثل تو آپ نے سنی ہوگی:

مالا يدرك كله لايترك كله

آغاز ترجمۂ رسالہ ''فنِ دانشمندی'' (فارسی) از شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

الحمدُ للّٰهِ مُلهمِ الحِكَمِ، ومُجْزِلِ النِّعَمِ، والصلوٰةُ والسلامُ على أفْضَلِ مَنْ اُوتِيَ الكتابَ وأفضلَ الخطابِ وعلى آله وأصحابِهِ الذين بَلَّغُوا شَرَائِعَ الدِّينِ وَبَيَّنُوا لَنَا مَا يَحْصُلُ اليَقِيْنَ.

امابعد: فقیر ولی اللہ بن عبدالرحیم عرض گذار ہے کہ: بندہ نے ''فن دانشمندی'' اپنے والد سے حاصل کیا ہے اور اُن کا سلسلہ سند اس طرح ہے:

شاہ عبدالرحیم از میر محمد زاہد بن قاضی اسلم ہروی از ملا محمد فاضل از ملا یوسف قراباغی از میرزا جان از ملا محمود شیرازی از ملا جلال الدین دوانی از والد خود ملا اسعد بن عبدالرحیم از ملا مظہر الدین گازرونی از ملا سعدالدین تفتازانی از قاضی عضد از ملا زین الدین از قاضی بیضاوی اور قاضی بیضاوی کی سند شیخ ابوالحسن اشعری تک کتب تاریخ میں مشہور ومعروف ہے۔

بندہ نے فن دانشمندی، علم کلام اور علم اصول تینوں فنون باہم ملے جلے اِسی سند سے حاصل کیے ہیں۔ اس سند کے تمام رجال صاحب تصنیف وتحقیق اور درس وتدریس میں مشغول رہے ہیں۔ صرف میرے والد محترم ایسے ہیں جو روحانی اَشغال میں انہماک کی وجہ سے درس وتصنیف کا شُغل اختیار نہ کرسکے۔ میرے دل میں یہ بات آئی کہ ''فن دانشمندی'' کو اصول وقواعد کے ساتھ ضبط کیا جائے اور اہل زمانہ کی خدمت میں پیش کردیا جائے۔

تعریف: اگر آپ پوچھیں کہ ''فن دانشمندی'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: میرا جواب یہ ہے کہ اس کا مطلب ''کتاب فہمی'' ہے۔

اور کتاب فہمی کے تین درجے ہیں:

اوّل: کتاب کا بغور مطالعہ کرے اور اُس کے مطالب ومقاصد کواچھی طرح دریافت کرلے۔

دوم: کتاب پڑھائے اوراس کی حقیقت شاگردوں کو سمجھائے۔

سوم: اُس کتاب کی شرح یا اُس پر حاشیہ تحریر کرے اور تفصیل سے کتاب کے مطالب ومعانی کی تشریح وتوضیح پیش کرے۔

فائدہ: اگر آپ یہ سوال کریں کہ اس فن کو ضبط کرنے، یاد کرنے اور اِس کی تحقیق میں کیا فائدہ ہے؟

جواب: میں کہتا ہوں اس میں دو فائدے ہیں:

اوّل: کتاب کا مطالعہ کرنے کا طریقہ معلوم ہوگا اور (ان رہنما اصولوں کی روشنی میں کیا جانے والا) مطالعہ اکثر اوقات درست ہوگا۔ اِس کی تفصیل یوں ہے کہ جب طالبِ علم فن صرف، نحو اور علم لغت کی طرح اس فن دانشمندی کی رہنمائی میں کسی کتاب کا اولاً مطالعہ کرے گا، اُس کتاب کی شرح اپنے سامنے رکھے گا، نیز اُس کا مُشفق استاذ اپنے طریق تدریس سے ان قواعد وضوابط کو اچھی طرح ذہن نشین کرادے گا، اِس کے بعد ہر مقام میں کلام شارح کے علمی نکتہ پر مطلع ہوگا تو ان اسباب وقرائن سے فہمِ کتاب کا سلیقہ پیدا ہوجائے گا؛ کیونکہ کُلیات پر عبور حاصل کرنے کے بعد جزئیات کا احاطہ کرنا اور دیگر جزئیات کا سُراغ لگانا بہت آسان ہوجاتا ہے۔

مثلاً ''فن عروض'' اُس شخص کے لیے جو شعراء کے دواوین کی معرفت اوران سے لگاؤ رکھتا ہو اور خود شعر کہتا ہو۔

دوم: جو بزرگ ''فن دانشمندی'' میں مستند ومعتمد شمار ہوتے ہیں، جیسا کہ اسی سند میں بہت سے علماء مذکور ہیں، انھوں نے فن دانشمندی اور علم کلام وعلم اصول کو باہم خلط کردیا ہے، جس سے ایک طالب علم کو ان علوم کے باہمی امتیاز میں مشکل پیش آتی ہے اور وہ ان تینوں علوم کی ہیئت اجتماعیہ ہی کو علم واحد شمار کرتا ہے، جیسا کہ اس زمانے کے اکثر خام طبع لوگوں کا حال ہے (اس عدم امتیاز کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ) انتشار اطراف کی وجہ سے علم کا اچھی طرح احاطہ نہیں کرسکتا اوراس نکتے (کہ فن داشمندی، علم کلام واصول سے الگ شئ ہے) کی طرف ذہن منتقل نہ ہونے کی وجہ سے فن دانشمندی بھی اچھی طرح حاصل نہیں کرسکتا۔

تتمہ:فنون دانشمندی،علم سے جدا اور ممتاز چیز ہیں۔جب وہ اس قاعدہ کو یاد کرے گا تو اس کے ذہن میں فنون دانشمندی سے ایک جامع ،محدود و متمیز امر پیدا ہوگا اور ہر مقام میں ادنیٰ توجہ سے بھی مسائلِ علم کا جدا جدا اِدراک کرلے گا اور ہر جانب سے اُن کا احاطہ کرلے گا۔

وَمَا أُرِيْدُ إِلَّا الإصْلاَحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰه.

جاننا چاہیے کہ جو استاذ درایت و تحقیق سے اپنے شاگردوں کو کوئی کتاب پڑھانا چاہے اُسے پندرہ باتوں کا لحاظ کرنا چاہیے۔اِسی طرح کسی کتاب کی شرح تحریر کرتے ہوئے بھی ان امور کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔

۱-: **ضبطِ مُشکل**، یعنی عبارت میں کوئی اسم و فعل محل اِشتباہ ہو تو اس کی حرکات (مثل زیر، زبر، پیش) اور سکنات بیان کرے۔

تتمہ:اسی طرح الفاظ کا منقوط و غیر منقوط ہونا بیان کرے؛ تاکہ غلط کتابت وتلفظ سے محفوظ رہے۔

۲-: **شرحِ غریب**، یعنی اگر کوئی کم استعمال ہونے والا لفظ ہو اور شاگرد اُس کا معنی نہ سمجھتے ہوں تو لغت واصطلاح کے اعتبار سے اُس لفظ کی وضاحت کردے۔

۳-: **کشفِ مغلق**، یعنی اگر عبارت میں کوئی مشکل ترکیب یا مشکل صیغہ ہو جو شاگردوں کے ذہن پر بار ہو تو ایسی ترکیب اور صیغے کو علم نحو وصرف کے مطابق حل کردے۔

۴-: **تصویرِ مسئلہ**، یعنی اگر عبارت میں کسی قاعدہ کلیہ کا بیان ہو جو شاگردوں کے ذہن نشین نہ ہو رہا ہو تو اُس کو واضح عبارت سے بیان کرے اور مثالوں سے سمجھائے؛ تاکہ شاگردوں کے ذہن نشین ہوجائے۔

۵-: **تقریبِ دلائل**، یعنی اگر صاحب کتاب نے کسی مسئلہ پر کوئی دلیل قائم کی ہے تو اُس دلیل کے مقدمات مخفیہ کو اس طرح بیان کرے کہ بعض مقدمات کو بعض سے ملانے پر یا بعض مقدمات کے بعض دیگر مقدمات میں مندرج ہونے سے مدعا ثابت ہوجائے۔اس کے بعد مقدمات بدیہیہ کی طرف رجوع کرے؛ تاکہ کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے۔

۶-: **تحقیق تعریفات بہ بیان فوائد قیود** (یعنی اصطلاحات کی تعریف میں تحقیق سے کام لے اور تعریف میں موجود قیودات کے فوائد بیان کرے)

تتمہ:حدِّ جامع مانع اور غیر مستدرک کی تفصیلی تقسیم اور طریق انتزاع بھی اسی (تحقیق

تعریفات) کے قبیل سے ہے۔

۷-:فوائدِ قیود کے ساتھ قواعد کلیہ بیان کرے اور تقسیم ومثال کی تفصیل اوراس میں سے قاعدے کی وجہ انتزاع اس طرح بیان کرے جو غیر مستدرک اور جامع ومانع ہو۔

۸-:تقسیمات میں وجہ حصر کی وضاحت کرے خوہ وہ حصر استقرائی ہو یا عقلی اور یہ وضاحت ایسی طرح ہو کہ حصر بالکل واضح ہو جائے۔اسی طرح فصول وقواعد میں تقدیم وتاخیر کی وجہ بیان کرے۔

۹-: **تفریق ملتبسین** یعنی جو دواَقسام بادیٔ النظر میں ایک دوسرے سے ملتبس ہورہی ہوں، یا جو دو مذہب بادیٔ النظر میں مشتبہ ہورہے ہوں، اُن کے درمیان فرق کی روشن تقریر کرے (تا کہ دونوں کا باہمی التباس واشتباہ دور ہوجائے)

۱۰-:**تطبیق مختلفین**، یعنی اگرکسی مصنف کی عبارات میں دوجگہ اختلاف ہوجائے،اس اختلاف کو دور کرے؛ خواہ دونوں عبارات کا اختلاف دلالت مطابقی کی صورت ہو یا ایک میں دلالت مطابقی ہواور دوسری جگہ دلالت تضمنی یا التزامی ہو۔

۱۱-: دفع اشتبہات ظاہر الورود یعنی ظاہری طور پر وارد ہونے والے شبہات کو دور کرنا مثلاً تعریفات میں جو چیزیں ممنوع ہیں (ان میں سے کوئی چیز موجود معلوم ہورہی ہوتو اس شبہ کو دور کرنا کہ یہ ممنوع چیز جو بظاہر موجود نظر آرہی ہے حقیقت میں ایسا نہیں) جیسا کہ استدراک، تعریف الشی بالاخفی، عدم جمع ومنع یا جو چیز دلائل میں ممنوع ہے، جیسے جزئیت کبری، یا مخالف مصنف کوئی ایسا کلام پیش کرے جو بادیٔ الرای میں شاگرداں کی نظر میں کھٹکتا ہو یا مناظرے میں قواعد مناظرہ کی رعایت محسوس نہ ہوتی ہو؛اس قسم کا کوئی اشکال وارد ہوتو دور کرے۔

۱۲-: کوئی حوالہ ذکر کیا ہوتو حوالے والی اصل جگہ یا اصل مسئلہ بتانا، ''فیہ نظر'' کہا ہوتو اس ''نظر'' کی وضاحت کرنا، کسی مقدر عبارت کی طرف اشارہ ہوتو اس کی وضاحت کرے۔

۱۳-:اگر شاگردوں کی زبان، کتاب کی عبارت کے مخالف ہوتو شاگردوں کی زبان میں عبارت کتاب کا ترجمہ کرنا (مثلاً عربی کتاب کا اردوخواں طلبہ کے سامنے اردو میں ترجمہ کرے)

۱۴-:مختلف توجیہات کی تنقیح کرے اوران میں اصوب توجیہ کی نشاندہی کرے۔

مثلاً اگرکسی امر میں مدرسین وشراح کی آرار میں اختلاف ہو ایک جماعت ''شرح غریب'' کا طرز اپنائے، دوسری جماعت کوئی دوسرا طرز اور توجیہات میں نزاع واختلاف پیدا ہوجائے تو

استاذ کا کام یہ ہے کہ وہ پہلے ان توجیہات کی تنقیح کرے پھران میں سب سے بہتر کی تعیین کرے یہی معاملہ مشکل الفاظ کے ضبط اور مشکل لغات وتراکیب کے حل وغیرہ میں اختیار کرنا چاہیے۔

۱۵-:سہولت تقریر، یعنی ان بارہ باتوں کوایسی واضح ومختصرعبارت سے بیان کرے جوسہل الحصول اور بآسانی ذہن نشین ہونے والی ہواوراسی کا حصہ یہ بات بھی ہے کہ استاذ اپنی تقریر کو مصنف کی عبارت کے ساتھ اس طرح جوڑ دے جس سے دونوں متصل (اور ایک ہی شئ معلوم ہوں) جب (صاحب تدریس وتحقیق) ان پندرہ صفات کا حق ادا کرے گا تب تدریس اورتشریح کتب میں کامل ہوگا۔

مشفق استاذ کو چاہیے کہ اپنے شاگردوں کوان امور پر بھی مطلع کرے۔

اوّل: ان (مذکورہ بالا امور) پر اجمالی طور سے مطلع کردے۔

دوم: جب شروحات میں ایسے امور سامنے آئیں توانھیں متنبہ کرتا جائے کہ اس جگہ شارح کی غرض فلاں بات تھی اور یہاں یہ نیا نکتہ ہے۔

سوم: استاذ شاگردوں کوتاکید کرے کہ وہ مطالعۂ کتب میں ان امور کوپیش نظر رکھیں اورانہی میدانوں کواپنی فکر کی جولان گاہ بنائیں۔

چہارم: شاگرد کے مطالعے کوخود سنے، اگرکہیں وہ غلطی کرے تواس پر متنبہ کرے، جس سے اس کو اپنی غلطی سمجھ میں آجائے (تاکہ آئندہ بچ سکے) اوراس غلطی کی مثل دیگر چیزوں پر بھی احتیاطاً متنبہ کردے۔

پنجم: کسی کتاب کا حاشیہ یا شرح لکھوائے اوراس کی علمیت کا امتحان لے تاکہ حق تربیت کمال کو پہنچے۔

جاننا چاہیے کہ یہ ''دانشمندی'' معقول ومنقول اورعلوم برہانیہ وخطابیہ سب میں جاری ہے (اورمفید ہے) کتب منقول میں ''تحقیق عبارت'' اورکتب معقول میں ''تحقیق مسئلہ'' کی ضرورت کثرت سے پیش آتی ہے اورعلوم برہانیہ میں ایک واسطہ یا وسائط کثیرہ سے مقدمات بدیہیہ یا طریق برہان سے رجوع کرنا پڑتا ہے اورعلوم خطابیہ میں طریق ظن سے کام لیا جاتا ہے۔

یہ تقریر ہے فن دانشمندی کی، جسے میں نے اپنے اساتذہ سے حاصل کیا ہے۔

❁ ❁ ❁